اجماعِ امت

سوال :- اسلامی ریاست میں قانون سازی کی ایک صورت اجماع بھی ہے مگر اس میں ہر شخص رائے دینے کا مجاز نہیں۔ اس فیصلہ میں ائمہ اور مجتہدین ہی شریک ہوتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو ائمہ کے باہمی کسی ایک مسئلہ پر اتفاق کر لینے کو اجماع امت کیونکر کہا جا سکتا ہے اور کیا یہ طرز جمہوری ہے ؟

جواب :- اس مسئلہ کو سمجھنے میں جو الجھن دراصل آپ کو درپیش ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے ذہنی پس منظر میں تو غیر اسلامی نظام حیات اور اس میں علماء دین کی کمزور حیثیت ہے اور غور آپ اسلامی نظام پر کرتے ہیں۔ سوچ بچار کا یہ انداز ہر لحاظ سے غلط اور غیر منطقی ہے۔

دنیا کی ہر ریاست اپنا ایک نصب العین رکھتی ہے اور اس کی ساری قوتیں صرف اسی کو حاصل کرنے میں صرف ہوتی ہیں۔ اس عمل کا اثر حکومت کے سارے شعبوں پر پڑتا ہے اور ان میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب آپ غور کریں کہ جب ایک حکومت اپنے آپ کو اسلامی نظام حیات کے مطابق ڈھالتی ہے تو کیا اس کا پورا ڈھانچہ اس کے مطابق تبدیل نہیں ہوتا۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی حکومت میں وہی لوگ آگے آئیں گے جو کتاب و سنت میں گہری بصیرت رکھتے ہوں۔ یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ حکومت اسلامی ہو، اور اس میں اہل الرائے وہ لوگ ہوں جو اسلام کی تعلیم سے بالکل کورے ہوں۔ جس طرح ایک سرمایہ دارانہ جمہوری نظام میں ارباب حل و عقد وہی لوگ ہوتے ہیں جو اس نظام پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے رمز شناس بھی ہوں۔ اسی طرح اسلامی حکومت میں وہی افراد نمایاں ہونگے جو دین سے زیادہ سے زیادہ وابستگی رکھنے کے علاوہ اس کو زیادہ سے زیادہ سمجھتے بھی ہوں۔ انتخاب کا جو منصفانہ طریق بھی اختیار کیا جائے گا مسلم سوسائٹی کا یہی مکھن اوپر آئے گا، اور یہی دراصل مسلم قوم کے دل کی دھڑکنوں کی صحیح طور پر ترجمانی کرے گا۔ اس کا ایک مسئلہ پر متفق ہو جانا پوری امت کے متفق ہونے کا مترادف ہو گا۔ دنیا میں آج تک کبھی ایسا